’’اِقْرَأْ وَ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ‘‘ کے ثقافتی[1] جلوے

(تذکرہ ایک کتاب کا)

مولوی عمر فاروق صادق آبادی

ہر زمانہ میں امتِ مسلمہ کے درمیان کچھ عبقری اور نابغہ روزگار شخصیات کا وجود رہا ہے، جنہوں نے اپنی اَنتھک اور بے لوث خدمات کی بنیاد پر اسلام کے علمی وقلمی رنگ کو کبھی ماند اور پھیکا نہیں پڑنے دیا، جنہوں نے خدمتِ دین کے مخلص جذبہ کو سینوں میں بسا کر اپنی قلمی ولسانی صلاحیتوں کے بل بوتے پر ہر عہد میں تاریخ اسلام کے روشن علمی باب کو نئے نئے عنوان عطا کیے اور جن کی اَنمٹ کاوشوں اور شب و روز کی عرق ریزی کے طفیل علمی و تحقیقی دنیا کے دبستان میں صدا سیرابی وشادابی کا سامان ہوتا رہا۔

انہی میں سے ایک نام شیخ العرب والعجم حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذِ رشید حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی مدظلہ العالی کا ہے، جوکہ علمی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں۔ اب تک آپ کے زورآور اور سُبک گام سیّال قلم سے بیسیوں کتب اور مضامین منظرِعام پر آکر قارئین سے غیر معمولی دادِ تحسین اور شرفِ قبولیت پا چکے ہیں، جن میں سرِفہرست ’’فوائد جامعہ‘‘، ’’تذکرہ جلال الدین سیوطیؒ‘‘، ’’عہدِ رسالت میں صحابہ کرامؓ کی فقہی تربیت‘‘ اور ’’مقدمہ ابوداؤد طیالسی‘‘ وغیرہا شامل ہیں۔

موصوف کے علمی ودرسی فیضان کا اثر یہ ہے کہ آپ کے خوانِ علم سے سینکڑوں فضلاء وعلماء علمی وتحقیقی ذوق سے آشنا وسیر ہوکر صرف پاک وہند ہی نہیں، بلکہ دیگر کئی ممالک میں مختلف شکلوں میں خدمتِ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ موصوف کی حیاتِ مستعار کا ایک طویل حصہ کتب خانوں میں اسلاف کی کتابوں سے گلِ حکمت چنتے چنتے گزرا ہے۔ مطالعۂ کتب آپ کے شب وروز کا محبوب ودائمی مشغلہ رہا ہے، آپ کے پاس قدماء کی کتب کا ضخیم ذخیرہ اسی ذوق کا واضح ثبوت ہے۔ مزاولتِ کتب وکثرتِ مطالعہ کا نتیجہ ہے کہ آپ کی ہر ہر کتاب اپنے موضوع کی معلومات سے پُر اور اٹا اٹ بھری ہوئی ہے، اور تحقیق وتفحص کا ایک انمول گنجینہ ہے۔

[1] ’’ثقافت‘‘ سے مراد ’’تحریری ادب‘‘ ہے۔

www.banuri.edu.pk

ہجری میں فارابی وخوارزمی کی، پانچویں صدی ہجری میں رسائل اخوان ا ، ابنِ سینا، ابنِ حزم کی اور چھٹی صدی ہجری میں راغب اصفہانی، ابو حامد غزالی اور ساتویں صدی ہجری میں فخر رازی اور ابنِ ابی الربیع کی علمی تقسیموں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ کتابیاتی تقسیم میں ابن الندیم کا، کتابی تقسیم میں ابن الکوفی کا، اِفادی اور مصنوعی درجہ بندی میں صولی وغیرہ کا ذکر آیا ہے۔

آٹھواں باب:..... اس کے شروع میں ''V گ سازی'' کا عنوان رقم کیا گیا ہے اور اس کے تحت عہدِ عباسی میں کتابوں کی درجہ بندی کے لیے جو کوششیں کی گئی ہیں، اس باب میں اس کے بنیادی اصول کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اسماء، کنیت، القاب وغیرہ اور ان کے اقسامِ ترتیب واندراج کے اصول، شہرت کی صورت میں نام کے مشہور ترین حصہ کا انتخاب، حروفِ ہجا کی ترتیبِ فہرست (V گ) میں کتاب کے متعلق معلومات کی تفصیل اور کتابوں کے نام میں اختلاف کے اسباب وغیرہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

نواں باب:..... اس باب کے شروع میں ''کتابیات'' کا اساسی عنوان لگا کر آئندہ صفحات میں کتابیات کے مختلف نام، کتابیات کی تعریف، اس کی اقسام، نامور کتابیات نگار، کتابیاتی سرگرمیاں، فہرستِ عنوانات اور فنِ کتابیات کی اصطلاحات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

دسواں باب:..... بابِ دہم کا عنوان انتظامیہ منتخب کیا گیا ہے۔ یہ باب دو حصوں پر ہے۔ پہلے حصے میں کتب خانے کی مالیت، بجٹ، عمارتِ کتب خانہ، اسٹاک، کتب خانوں میں کاغذ کی درآمد، ذخیرہ اندوزی کا نظام، اندراجِ کتب، ترتیبِ کتب، اوقاتِ کتب خانہ، کتب خانہ میں کتب و سامان کتابت کی سہولت، تدوینِ کتب، مجلسِ کتب خانہ، استعارۂ کتب، اجراءِ کتب کا نظام، عاریتاً کتابیں لے والوں کی اخلاقی ذمہ داریاں اور مستعار کتابوں کے قوانین کو بیان کیا گیا ہے۔

دوسرے حصے میں عملہ، خازن کے فرائض عہدِ عباسی کے مشہور خازن، مشرف ومناول وغیرہ، D کتب کی احتیاطی تدابیر، کتابیں رکھنے کے ا وف، کتابوں کی درستی کے لیے مسالوں کا ا E ل، جلد سازی، تزئین وآرائشِ کتب اور کتابوں کی تباہی کے داخلی وخارجی اسباب سے بحث ہے۔

گیارھواں باب:..... کتاب کا اختتام جس باب پر کیا گیا ہے، وہ ہے ''نتائجِ تحقیق'' اس باب میں ''اِقْرَأْ وَ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ'' کے حکم نے صفحۂ عالم پر جو علمی وتاریخی نقوش ثبت کیے اور اسلامی تہذیب وتمدن پر جو دیرپا اثرات مرتب کیے ہیں، نیز رجال سازی میں اس علمی ذوق نے جو کردار ادا کیا، اس پر خوب بسط وتفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

دعا ہے کہ ا V تعالیٰ کتاب کو طباعت کے تمام مراحل سے باآسانی گزار کر جلد قارئین کے ہاتھوں میں à ئے، اُسے شرفِ قبولیت عطاء کرنے کے ساتھ ساتھ مصنف کو اپنی شایانِ شان اجر سے نوازے۔ آمین

www.banuri.edu.pk